

## 88066-اگر غسل میں دونوں حدث ختم کرنے کی نیت ہو تو کلی کب کرے اور ناک میں پانی کب چڑھاتے؟

### سوال

جب انسان غسل کرے اور اس سے وضو کی بھی نیت ہو تو کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا واجب ہے، لیکن میر اسوال یہ ہے کہ کلی اور ناک میں پانی کب چڑھایا جائیگا؟ یعنی غسل کرنے سے قبل یا کہ غسل کے بعد؟

### پسندیدہ جواب

اول :

غسل وضو سے کفایت اس وقت کرتا ہے جب غسل حدث اکبر (یعنی حمض یا نفاس یا غسل جنابت) سے کیا جائے۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

"جب غسل جنابت کیا جائے اور اس سے دونوں حدث یعنی حدیث اصغر اور حدث اکبر دونوں سے پاک ہونے کی نیت کی جائے تو یہ کفایت کرے گا۔

لیکن اگر غسل اس کے علاوہ کوئی اور غسل ہو مثلاً جمعہ کا غسل یا گرمی دور کرنے کے لیے، یا صفائی کے لیے تو یہ غسل وضو سے کفایت نہیں کریگا، چاہے اس کی نیت بھی کرلی جائے، کیونکہ ترتیب نہیں ہے، جو کہ وضو کے فرائض میں شامل ہے، اور اس لیے بھی کہ طہارت کبری کا وجود نہیں جو کہ نیت کی بنابر طہارت صغیری کی جانب جاتی ہے، جیسا کہ غسل جنابت میں ہے "انتہی"۔

دیکھیں : مجموع فتاویٰ الخبری ابن باز (10/173)۔

مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (82759) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں۔

دوم :

اخاف اور خابدہ کے مسلک کے مطابق غسل میں کلی اور ناک میں پانی چڑھانا ضروری ہے۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ : وضو کی طرح ان کے بغیر غسل بھی صحیح نہیں ہوتا۔

اور ایک قول یہ بھی ہے کہ : ان کے بغیر بھی غسل صحیح ہے۔

لیکن پہلا قول صحیح ہے؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

۔(وقم غسل کرو)۔ المائدة (6)۔

اور یہ سارے بدن کو مشتمل ہے، اور ناک اور منہ بدن میں شامل ہے جس کی طمارت اور غسل کرنا ضروری ہے، اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضوء میں ان دونوں کا حکم دیا ہے، کیونکہ یہ اس فرمان باری تعالیٰ میں داخل ہیں :

۔(چنانچہ اپنے پھرے و حوض)۔ المائدة (6)۔

جب یہ پھرہ و حوض میں شامل ہیں جو کہ وضوء میں دھونا واجب ہے تو اس طرح یہ دونوں غسل میں بھی داخل ہیں کیونکہ یہاں تو ان کی طمارت زیادہ یقینی ہے۔ انتہی۔

ما خوذ از: الشرح المسع.

سوم :

غسل کرنے والے کے لیے غسل کی ابتداء میں وضوء کرنا مستحب ہے، اگر وہ وضوء نہیں کرتا بلکہ اپنے سارے جسم پر پانی بھالیتا ہے تو یہ اس کے لیے کافی ہے اور اس کا غسل صحیح ہے، اسے یہ حق ہے کہ چاہے وہ کلی اور ناک میں پانی غسل کے شروع میں چڑھا لے یا پھر درمیان میں یا آخر میں؛ کیونکہ غسل میں ترتیب واجب نہیں۔

دیکھیں : المغنی ابن قدامہ (140/1)۔

واللہ اعلم.